السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ تقریباًچھ سال قبل فوت ہوگئی تھیں' میں بچپن میں ہمیشہ ان سے لڑتی جھگڑتی اور ان سے تکرار کرتی رہتی تھی، لہذا جب وہ فوت ہوگئیں تو مجھ سے ناراض تھیں۔ اب جب میں بڑی ہوگئی ہوں تو میری عقل بھی بڑی ہوگئی ہے۔ لہذا مجھےاپنے طرز عمل پرندامت ہے۔ مگراب میں سوائے ندامت 'توبہ واستغفاراوران کے لیے رحمت ومغفرت کی دعا کے اورکچھ نہیں کرسکتی توکیا اس سے اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرکے قیامت کے دن مجھ پررحم فرمادے گا؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے ان کی طرف سے روزے بھی نہیں رکھے'توکیا اس کی وجہ سے ہمیں گناہ ہوگا؟کیا یہ جائز ہے کہ ہم ان کی طرف سے روزے رکھیں؟یاد رہے کہ تھوڑا عرصہ قبل ہی ہمیں علم ہواکہ ان کے روزے رہ گئے تھے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی والدہ کی زندگی میں نادانی وکم عقلی کے ساتھ ساتھ آپ کی عمر بھی چھوٹی تھی'لہذا اس حالت میں آپ سے جو کوتاہی ہوئی اس کےلیے آپ معذور ہیں اوراک وعقل کے بعد اب جب کہ آپ نے توبہ واستغفار کرلیا ہے تو اس سے انشاء اللہ امید ہے کہ سابقہ کوتاہی کی تلافی ہوجائے گی کیونکہ توبہ سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اس طرح آپ ان کےلیے رحمت ومغفرت کی جو دعا کرتی ہے اوران کے طرف سے صدقہ کرتی ہیں تو اس سے بھی اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمادے گا۔آپ کی والدہ اپنی بیماری کے ایام میں جوروزے نہ رکھ سکیں اورنہ پھرانہیں قضادینے کی مہلت ملی تو اس سلسلہ میں وہ معذورہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص240

محدث فتویٰ